بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔ 11 مدیر: نعیم احمد نیّر کتابت و ڈیزائننگ؛ رشید الدین، عاصم شہزاد، ماہ۔ احسان۔ ہش، 1385 بمطابق۔ جون 2006ء شمارہ نمبر 6

یورپ کے بادشاہ کی تخت گاہ کے سامنے امن کا پودا

جرمنی کے شہر آخن میں بادشاہ کا وہ محل واقع ہے جہاں سے ایک وقت میں پورے یورپ پر حکومت کی جاتی تھی۔ اس محل کے صدر دروازے کے سامنے وہ تخت ہے جہاں بادشاہ اپنا دربار لگاتے تھے۔ اس کے سامنے سیاحوں کے لئے خوبصورت سیر گاہ تعمیر کی گئی ہے۔ سربراہانِ ممالک اپنے دورہ جات کے دوران اس جگہ پودا لگانا فخر سمجھتے ہیں۔ شہر کی میر نے انصاراللہ، جماعت احمدیہ آخن کو اس جگہ امن کے نام پر پودا لگانے کی اجازت دی اور ایک تعریفی سند بھی پیش کی۔

مورخہ 5 مئی 2006ء کو صبح دس بج کر تیس منٹ پر جماعت کے افراد مقررہ جگہ پر جب پودا لے کر پہنچے تو پریس اور ٹی وی والے پہلے سے یہاں موجود تھے۔ میئر صاحبہ کے علاوہ انتظامیہ کے سربراہ (چیف)، انتظامی کمیٹی کے تین ممبران، مرکزی وزیر صحت کی نمائندگی میں اُن کی سیکرٹری (جوان کی بہن بھی ہیں)، سیاسی پارٹی ”ایس پی ڈی“ کے نمائندہ جو صوبائی وزیر بھی رہ چکے ہیں، اور ایک ممبر پارلیمنٹ نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔ مرکز سے مکرم ہدایت اللہ صاحب ہش، مربی سلسلہ مکرم محمّد جلال صاحب شمس، صدر جماعت آخن، خاکسار زعیم انصاراللہ، اور لجنہ کی نمائندگان نے بھی شرکت کی۔

(رپورٹ۔ خالد اقبال، زعیم انصاراللہ، مجلس آخن)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

توبہ کی انتہاء فنا ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں یعنی خداتعالیٰ کے نزدیک ہونا۔ یہی آگ ہے جس سے انسان صاف ہوتا ہے۔ جو شخص اس کے نزدیک قدم رکھنے سے ڈرتا ہے کہ کہیں آگ سے جل نہ جاوے وہ ناقص ہے لیکن جو قدم آگے رکھتا ہے اور جیسے پروانہ آگ میں گِر کر اپنے وجود کو جلاتا ہے ویسے ہی وہ بھی گِرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ مجاہدات کی انتہا فنا ہی ہے۔ اس سے آگے جو لقاء ہے وہ امر کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے۔ اس کاروبار کا انتہا مرنا ہے اور یہ تخم ریزی ہے۔ (ملفوظات جلد سوم، صفحہ 141)

جماعت وائین گارٹن میں جرمنوں کے ساتھ میٹنگ کا انعقاد

مورخہ 26 اپریل کو جماعت وائین گارٹن میں جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک میٹنگ کا انعقاد ہوا جس میں مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے شرکت فرمائی اور اسلام کا تعارف بڑے خوبصورت انداز میں کروایا۔ آپ نے جہاد کی حقیقت، اسلام میں عورتوں کا مقام، اور مقدس ہستیوں کے کارٹون، کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر بیان کیا نیز مہمانوں کے سوالات کے تسلی بخش جوابات بھی دیئے۔ 13 مہمانوں کے ساتھ یہ میٹنگ دو گھنٹے تک جاری رہی۔ بعد میں سادہ سی ضیافت کا انتظام تھا جس کی تیاری میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تعاون ملا۔ مہمانوں نے خوشی کا اظہار کیا۔

اللہ تعالیٰ مہمانوں کے دل اسلام کے نور سے منور کرے اور جلد از جلد جرمن قوم کو امن والا مذہب قبول کرنے کی توفیق عطاء فرمائے، آمین۔ (رپورٹ۔ ناصر احمد جاوید)

واقفین نو جرمنی کے دوسرے یک روزہ سالانہ نیشنل اجتماع کا کامیاب انعقاد

محض خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جرمنی کے ۱۵ سال سے زائد عمر کے واقفین نو کا دوسرا ایک روزہ نیشنل اجتماع مورخہ ۳۰ اپریل ۲۰۰۶ء بروز اتوار ”ناصر باغ“ گروس گیراؤ میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں جرمنی بھر سے ۱۹ لوکل امارات اور ریجنز کے ۳۵۰ سے زائد واقفین نو نے شمولیت کی اس کے علاوہ والدین واقفین نو اور جماعتی عہدیدران اور زائرین بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے اس اجتماع کے پروگراموں میں محترم نیشنل امیر صاحب اور محترم مشنری انچارج صاحب و دیگر مربّیان کرام نے بچوں سے خطاب کیا اور انہیں ضروری نصائح سے نوازا۔ پروگرام ”تلقین عمل، کیریئر پلاننگ کے ضمن میں ضروری معلومات بھی واقفین نو کو بہم پہنچائیں گئیں۔ واقفینِ نو جرمنی کا ایک وفد جو زیارت مرکز کے لئے ربوہ پاکستان گیا تھا کی تیار کردہ سلائیڈز پر مشتمل ایک مختصر رپورٹ پیش کی گئی جس کے ساتھ ساتھ مکرم و محترم نیشنل امیر صاحب، نیشنل سیکرٹری وقفِ نو کی مدد سے رواں کمنٹری کرتے رہے اور بچوں کو تفصیلات سے آگاہ کرتے رہے۔

علاوہ ازیں مختلف علمی مقابلہ جات کا بھی انعقاد ہوا جس میں واقفین نو نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے بابرکت بنائے اور اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

مسجد نور الدین Darmstadt میں تبلیغی نشست کا اِنعقاد

خداتعالٰے کے فضل سے ماہِ مارچ 2006ء میں عیسائی چرچ کے نمائندگان کے ساتھ مسجد نور الدین ڈارمشٹٹ میں ایک تبلیغی نشست ہوئی جس میں کیتھولک اور Evangelich چرچ کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اِس بار تین موضوعات زِیر بحث آئے جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ عورت کا عیسائیت میں مقام۔

۲۔ آنحضور ﷺ کے توہین آمیز خاکے۔

۳۔ کیا مُرتد کی سزا قتل ہے،؟۔

اِس نشست میں مقامی لوکل امارت کی 8 لجنہ اور تقریباً 15 خدام نے بھی شِرکت کی۔ اس کے علاوہ نائب امیر لوکل امارت ڈارمشٹٹ مکرم عبدالحمید صاحب اور مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے شرکت کی۔

آنحضور ﷺ کی شان میں گُستاخی اور مُرتد کی سزا قتل زِیر بحث رہے۔ عیسائی نمائندگان نے بھی آنحضور ﷺ کی توہین میں شائع ہونے والے کارٹونوں کی مخالفت کی۔ مُرتد کی سزا قتل، کے بارے میں محترم مربی صاحب نے مختلف حوالہ جات سے یہ بات ثابت کی کہ کسی جگہ بھی اسلام میں مُرتد کی سزا قتل نہیں ملتی، آپ نے خاص طور پر صُلح حدیبیہ کا ذکر کیا۔ پروگرام کے آخر پر مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔

(رپورٹ ارشد احمد شہباز جنرل سیکرٹری لوکل امارت ڈارمشٹٹ)

مجلس انصاراللہ جرمنی کے چھبیسویں سالانہ اجتماع کا ”ڈی بُرگ“ شہر میں اپنی شاندار روایات کے ساتھ انعقاد

مکرم امام عطاء المجیب راشد صاحب کی بطور نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، اجتماع میں شمولیت

امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب و مربیانِ سلسلہ کے علاوہ شہر کے میئر کا اجتماع سے خطاب

مقامی جرمن فُٹ بال کلب کا نیشنل ٹیم مجلس انصاراللہ کے ساتھ فُٹ بال میچ و انصار کا کبڈی کا نمائشی میچ

مورخہ 26 تا 28 مئی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار 2006 کو مجلس انصاراللہ جرمنی کا چھبیسواں سالانہ اجتماع ”ڈی بُرگ“ شہر میں اپنی شاندار روایات کے ساتھ منعقد ہوا، اس شہر میں یہ اجتماع پہلی مرتبہ منعقد ہوا۔ انصاراللہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر وسیع جگہ مطلوب تھی سو اس شہر نے خوش دلی سے یہ ضرورت پوری کی اور اپنے اسکول کمپلیکس کی عمارات و کھیل کے میدان مجلس کے حوالے کر دیئے۔

اجتماع کے پہلے دن دوپہر ایک بج کر پندرہ منٹ پر تقریب پرچم کشائی ہوئی جس کے بعد خطبہ جمعہ و نماز کے ساتھ اجتماع کا آغاز ہوا۔ تمام حاضرین نے صفوں میں بیٹھے بیٹھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ باقی صفحہ نمبر ۲ پر

تصحیح و معذرت

اخبار احمدیہ کے مئی کے شمارے میں صفحہ نمبر ۱ پر لوکل امارت فرنکفرٹ کی رپورٹ کی سرخی میں ”امارت“ کا لفظ ”ع“ سے لکھا گیا ہے۔ احباب اُسے ”ا“ سے ہی پڑھیں۔

ادارہ اس کتابت کی غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

خوشبوئے ملاقات

برس ہا برس پہلے کی بات ہے کہ خاکسار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا طالب علم تھا۔ حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کالج میں تقریر کرنے کے لئے تشریف لائے۔ آپ اُس وقت عالمی عدالت انصاف کے جج تھے۔

تقریر کے دوران جو انگریزی زبان میں تھی آپ نے INTERGRITY پر بہت زور دیا اور سب طلبہ سے کہا کہ وہ یہ لفظ نوٹ کرلیں اور بعد میں ڈکشنری سے اس کے معنوں کو سمجھ کر اس کو اپنانے کی کوشش کریں۔ یہ لفظ اعلیٰ درجے کی دیانت اور کھرے پن کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت چوہدری صاحب کی زندگی اس لفظ کی سچی اور منہ بولتی تصویر تھی۔

خاکسار کے کبھی وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ کبھی حضرت چوہدری صاحب جیسی شخصیت سے ایسی طویل ملاقات اور گفتگو کا موقع میسّر آئے گا جس کی خوشبو اور مکرر آرزو دل ودماغ میں رچی بسی رہے گی۔ لیکن محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ صورت ملاقات اگست 1978ء میں پیدا ہوئی جبکہ خاکسار کو کالج میں تعطیلاتِ گرما کی وجہ سے لندن وغیرہ کے سفر کا موقع ملا۔

ایک دن لندن کی سیر کے دوران اچانک دل میں آیا کہ حضرت چوہدری صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جائے۔ چنانچہ خاکسار اور خاکسار کے مہربان دوست اور میزبان رضوی صاحب، لندن مشن ہاوس پہنچے۔

ایک صاحب سے حضرت چوہدری صاحب کی رہائش گاہ کا پتہ کر کے گھنٹی بجائی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت چوہدری صاحب کی آواز سنائی دی۔ میں نے السّلام علیکم کہہ کر مزاج پُرسی کی۔ فرمایا ''الحمدللہ ٹھیک ہوں'' میں نے عرض کیا؛ مڈل ایسٹ سے چھٹیاں گزارنے لندن آیا ہوا ہوں، آپ ملاقات کے لئے چند لمحے عنایت فرماسکیں تو حاضر ہو جاؤں، فرمایا ''چلے آئیں''۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کُھل گیا، رضوی صاحب اور میں سیڑھیوں پر اُوپر چڑھے تو حضرت چوہدری صاحب اپنے فلیٹ کے دروازے پر ہماری پذیرائی کے لئے موجود تھے۔ ہمیں باکمال شفقت اپنے کمرے میں لے گئے۔ درمیانے سے سائز کا کمرہ تھا جس میں چند کُرسیاں بچھی تھیں۔ سادگی کا عجیب نمونہ تھا۔ حضرت چوہدری صاحب کالے رنگ کے سُوٹ جس پر لمبی لمبی باریک دھاریاں تھیں (Pin Striped Suit) میں ملبوس تھے۔ خاکسار کو چونکہ حضرت چوہدری صاحب کی زیارت کا موقع کئی برس بعد ملا تھا اس لئے کچھ کمزور کمزور لگے۔ لیکن چہرے پر وہی نُور اور نکھرا ہوا رنگ تھا۔ اُس پر سجی ہوئی سفید خشخشی داڑھی۔ ہم حضرت چوہدری صاحب کی بلند وبالا شخصیت سے سخت مرعوب تھے لیکن آپ ازحد شفقت سے پیش آئے۔ میں نے اپنا اور اپنے دوست رضوی صاحب کا تعارف کرایا۔ یہ سن کر کہ رضوی صاحب کا پاکستان میں سیالکوٹ سے تعلق ہے۔ فرمایا؛ میرا بھی تعلق سیالکوٹ سے ہی ہے۔ میں نے ہمّت کر کے عرض کیا؛ چوہدری صاحب آپ نے شاہ حسین کے متعلق اپنی کتاب ''تحدیث نعمت'' میں تحریر فرمایا ہے کہ آپ کے اُن سے بہت گہرے مراسم ہیں اور انہوں نے آپ سے شکوہ کیا تھا کہ آپ نے اُن کے ہاں جانے کا وعدہ پورا نہیں کیا۔ اور یہ کہ مذکورہ ملاقات تو دیارِ غیر یعنی لندن میں ہوئی ہے۔ چوہدری صاحب نے فرمایا؛ اُن کے ساتھ تو بڑے گہرے مراسم ہیں۔ تھوڑا عرصہ پہلے اُن کے سفیر صاحب مشن ہاؤس آئے تھے اور شاہ اور ولی عہد کی طرف سے دعوت اور پیغام دے کر گئے تھے کہ اُردن ضرور آویں، سو میں پاکستان جاتے وقت اُن کے ہاں گیا تھا۔

فلسطین کا ذکر چھڑا تو فرمایا ''فلسطین کا کیس میں نے ہی مستقل طور پر اقوام متحدہ میں پیش کیا تھا۔ عرب نمائندے تو زیادہ تر وقت ہی ضائع کرتے رہتے تھے۔ اور زیادہ زور اس بات پر دیتے تھے اسرائیلی اصل یہودی نہیں ہیں میں اُن سے کہتا تھا کہ آپ اس بات پر وقت ضائع نہ کریں۔ میں تو بڑے شدّ ومدّ کے ساتھ یہ مسئلہ پیش کرتا تھا لیکن خود عرب نمائندوں نے مجھے کہا کہ ہم سارے فلسطین کے متعلق بحث نہیں کرنا چاہتے اگر فلاں علاقے تک (ایک چھوٹا سا گاؤں) بھی ہمارے حق میں فیصلہ ہو جائے تو ہم خوش ہیں۔ چوہدری صاحب فرمانے لگے'' میں نے سوچا کہ پنجابی میں کہتے ہیں ''اساں ڈاھا کے تے نہیں ناں کھیر کھوانی'' (یعنی ہم نے دوسرے آدمی کو نیچے گرا کر زبردستی اُس کے منہ میں کھیر تو نہیں ڈالنی) پھر اُن کے نمائندے یہ بھی کہتے تھے ''ہم براہ راست ایکشن کر کے تین دن میں اسرائیل کو مار بھگائیں گے''۔ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ اس عرصہ کے دوران تو اقوام متحدہ ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گی؟ فرمایا؛ میں نے کہا اگر آپ لوگ اتنی ہمّت کرلیں تو اقوام متحدہ تین دن تو کیا ایک سال بھی کوئی کارروائی بھی آپ کے خلاف نہیں کرے گی۔ پھر چوہدری صاحب فرمانے لگے ''یہ سب کہنے کی باتیں تھیں عمل کوئی نہیں تھا۔

ایک دفعہ میں ہوائی جہاز میں سفر کر رہا تھا میری ساتھ والی سیٹ پر ایک عرب شیخ بیٹھا ہوا تھا دورانِ گفتگو مجھے کہنے لگا ''یا سیّدی؛ ہم کب اسرائیل کو شکست دے سکیں گے؟'' تو میں نے کہا ''جب آپ سب عرب متحد ہو جائیں گے''۔ شیخ نے کہا ''سیّدی یہ تو کبھی نہیں ہوگا''۔

(بحوالہ کتاب، جو دل پہ گزرتی ہے، از پروفیسر نصر اللہ خان، صفحہ۔ 135,132،)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ اجتماع انصار اللہ

بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سُنا جو اسی وقت لنڈن سے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست نشر ہو رہا تھا۔ کھانے کے وقفہ کے بعد افتتاحی اجلاس میں تلاوت قرآن کریم، عہد و نظم کے بعد اپنے افتتاحی خطاب میں مکرم صدر صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے نئی نسل کی تربیت، خدا کی محبت دلوں میں بٹھانے، عملی نمونہ اختیار کرنے، پنجوقتہ نمازوں کی پابندی، تلاوت قرآن میں باقاعدگی، بچوں میں سچ کی عادت رات کی عبادت پر زور دیا۔ جس کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ علمی مقابلہ جات میں مقابلہ حفظِ قُرآن، ترجمۃ القرآن، نظم، تقریر، تقریر فی البدیہہ، مشاہدہ معائنہ، پیغام رسانی، اور ورزشی مقابلہ جات میں کلائی پکڑنا، کلائی گرانا، والی بال شامل تھے۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے ورزشی مقابلہ جات بھی علیحدہ ہال میں منعقد ہوئے۔

مورخہ 27 مئی بروز ہفتہ ورزشی مقابلہ جات، دوڑ، گولہ پھینکنا، رسّہ کشی، پیدل چلنا وغیرہ، خوشگوار موسم کی وجہ سے پروگرام کے مطابق وسیع وعریض گراؤنڈ میں جاری رہے۔ مقامی جرمن فُٹ بال کلب کے ساتھ مجلس انصار اللہ کی نیشنل ٹیم کا فُٹ بال میچ ہوا جسے سخت مقابلہ کے بعد کلب نے ایک گول سے جیت لیا۔ میئر کے علاوہ اس موقعہ پر اسکول کی ڈائریکٹر بھی موجود تھیں۔ اس کے بعد کبڈی کا ایک نمائشی میچ بھی ہوا جس سے مہمان بہت محظوظ ہوئے۔ شہر کے میئر نے اپنے خطاب میں اجتماع کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور آئندہ سال بھی اس کی اجازت دینے کا اعادہ کیا۔ صدر مجلس انصار اللہ مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب نے میئر کو ایک یادگاری شیلڈ پیش کی۔

بعد دوپہر دو ٹیموں کے درمیان مقابلہ بیت بازی ہوا۔ دونوں ٹیموں نے معیاری اشعار پڑھے، سخت مقابلہ کے بعد آخر پر ایک ٹیم اپنے شعر کی مقررہ وقت میں درستگی نہ کرسکی اور اس طرح اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے اجتماع سے اپنے خطاب میں اخلاق پر عمل کرنے کا انصار سے وعدہ لیا تا حضور انور کی خدمت میں بھجوایا جاسکے اور سو مساجد سکیم کے لیئے مالی قربانی میں مزید اضافہ کی اپیل کی۔

اس اجلاس میں مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ مقیم برلین نے ''ایک ناصر بھائی کو دن کس طرح گزارنا چاہئے'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپ نے ذکر الٰہی، تربیت اولاد، شادی میں تقوٰی کو اوّلیت دینے پر زور دیا۔ دوسری تقریر مکرم حیدر علی ظفر صاحب نے کی۔ آپ نے حضور انور کی نصائح پڑھ کر سنائیں۔ اسلام کی حسین تعلیم کو پھیلانے اور مقامی لوگوں میں نفوذ کرنے پر زور دیا اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اجتماع سے خطاب کیا۔ آپ نے جرمنی میں مساجد کی تعمیر، احمدیت کا مستقبل، اور بچوں کی تربیت کے بارے میں تلقین فرمائی نیز نماز باجماعت پر زور دیا۔ آخر پر سکرین کے ذریعہ MTA پاکستان کا تیار کردہ وصیت کے موضوع پر ایک فیچر پروگرام دکھایا گیا جس کے اختتام پر مکرم امام عطاء المجیب راشد صاحب نے اپنا جاپان کا ایمان افروز واقعہ سنا کر احباب کے دلوں کو گرما دیا۔ آپ نے بتایا کہ ایک مرتبہ ایک انشورنس کمپنی کا نمائندہ مجھے زندگی کا بیمہ کروانے کے لیئے قائل کرنے آیا۔ میں نے اُسے کہا کہ میرا بیمہ تو ہو چکا۔ (یعنی وصیت) اُس نے پوچھا آپ پریمیم کیا دیتے ہیں، میں نے کہا دس فیصد، اُس نے کہا یہ تو بہت ہے، میں نے کہا لیکن اس کے مقابلے پر یہ کمپنی مجھے سہولت بھی بہت دیتی ہے، نہ صرف اس دنیا میں بلکہ مرنے کے بعد بھی سہولت کی ضمانت ہے۔ اور مزید سات نسلوں کی حفاظت کی بھی ضمانت ہے۔ اس پر وہ بہت حیران ہوا کہ ایسی کمپنی تو میں نے کبھی نہیں دیکھی۔

اجتماع کے آخری دن ورزشی مقابلہ جات کا فائینل راؤنڈ ہوا۔ جس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ مکرم امام عطاء المجیب راشد صاحب نے نمایاں پوزیشن لینے والے احباب میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اجتماع کی رپورٹ مکرم رائے قمر صاحب سیکرٹری اجتماع نے پڑھی۔ مکرم صدر صاحب کے اظہار تشکر کے بعد مکرم امام عطاء المجیب راشد صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں انصار کو اخلاق میں ترقی کرنے اور تربیت اولاد کی تلقین فرمائی۔

دُعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔

اجتماع کی حاضری 2557 رہی جب کہ 400 مہمانان کرام نے شرکت کی۔

شادی مبارک

مؤرخہ 6 اپریل 2006ء کو ہمارے ساتھی عاصم شہزاد صاحب رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے ہیں۔ اس خوشی کے موقع پر ہم انہیں بہت بہت **مبارک باد** پیش کرتے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے، صالح نسل عطاء فرمائے، آمین۔

ادارہ اخبار احمدیہ

سفرِ کشمیر

(زبیر خلیل خان)

قسط دوم

بہرحال تین گھنٹے کی خوفناک ڈرائیو کے بعد پہلے گاؤں آشروگ (Ashrog) پہنچے اور سروے کا کام شروع کیا۔ کشمیر میں پہاڑوں پر گاؤں بھی عجیب طرز سے بنے ہوئے ہیں۔ ایک گھر اُوپر ہے تو دوسرا کھائی میں، ڈوبنے اُبھرنے کی عجیب وغریب صورت حال درپیش رہی، ''مرتے کیا نہ کرتے'' کے مصداق سارادن لگا کر سروے مکمل کیا، عقدہ کھلا کہ مکینوں کے پاس اورتو سب کچھ ہے مگر سر چھپانے کے لئے چھت نہیں ہے جس کے لئے جستی چادریں درکار تھیں۔ بہر حال روزانہ کا یہی معمول رہا، بعض جگہ جہاں جیپ نہ جا سکتی تھی وہاں پیدل ہی جانا پڑا، تاہم ایک امر کا احساس ضرور ہوا کہ مربی سلسلہ محترمی انصر محمود صاحب بہت فِٹ تھے، کتنی دفعہ تو انکی مدد سے چڑھائیاں چڑھنی پڑیں۔

دیہاتوں کے دورہ جات کے دوران احساس ہوا کہ زلزلہ نے اس علاقہ میں کس قدر تباہی پھیلائی ہے۔ قیام کے دوران خاکسار، نو (9) دیہات ہی مکمل کر سکا۔ ہر گاؤں میں مکینوں کی تعداد مختلف ہے، پچاس گھروں سے لے کر پانچ صد گھروں تک، اور کوئی بھی گھر ایسا نہ ملا جو زلزلہ کی وجہ سے تباہ و برباد نہ ہو چکا ہو اور ہر گھر میں غم واندوہ کی داستان سننے کو ملی، اگر خاوند موجود ہے تو بیوی مر چکی ہے، بیوی موجود ہے تو خاوند کوچ کر چکا ہے۔ اگر دونوں موجود ہیں تو بچے لقمہء اجل بن چکے ہیں، وہی گھر جو چند ماہ پہلے ہنستے بستے گھر تھے اب اپنے اپنے صحنوں میں دو چار قبروں کی آماجگاہ بن چکے ہیں۔ وہاں جا کر کشمیریوں کے اصل دکھ اور کرب کا احساس ہوتا ہے۔ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی بھی گھر گئے ہوں اور دل کی گہرائیوں سے آنکھیں نمناک نہ رہی ہوں۔ کیا کیا جا سکتا تھا، یہی مشیت ایزدی تھی۔ ایک گاؤں میں جو کہ کئی ہزار فٹ کی بلندی پر تھا، جب پہنچے تو ایک معصوم بھولی بھالی لڑکی سے ملاقات ہوئی، چہرے پر یاسیت اور مایوسی کا اظہار لئے وہ سب کو حیرت زدہ آنکھوں سے تکتی رہی، ملبہ کے نیچے آ کر اس معصوم کا پاؤں کچلا گیا تھا، اب تک سمجھ نہیں آتی کہ یہ چند سالہ بچی، پہاڑ سی زندگی ایک پاؤں پر کیسے گزارے گی۔ مظفر آباد میں بھی ایک تیرہ سالہ بچی کا مسلسل علاج جاری تھا، ملبے کے نیچے ایک ٹانگ آ گئی تھی، تمام ہڈیاں چیخ گئی تھیں، لوہے کے سریئے ڈال کر ٹانگ کو سیدھا رکھا ہوا تھا اور ڈاکٹر لغاری علاج کر رہے تھے، اُن کے آنے کے بعد کیا بیتی خدا ہی بہتر جانے۔ ایک نوجوان مسلسل آتا رہا جس کا ایک بازو ملبہ کے نیچے آ گیا تھا اور یہ بازو کاٹ کر اُسے نکالا گیا تھا۔ کئی مریضوں کا علاج مسلسل ڈاکٹر لغاری کر رہے تھے، خدا کرے وہ صحت مند ہو کر زندگی کی دوڑ میں شامل ہو جائیں۔

دہشت زدہ مریضوں کو Trauma کا مریض کہتے ہیں، ایسے مریضوں کی بہت زیادہ تعداد آفت زدہ علاقے میں موجود تھی۔ ہومیٹی فرسٹ کے دونوں کیمپوں کے علاوہ دو عدد موبائل کیمپوں کے ذریعہ بھی ایسے مریضوں کی بہت مدد کی گئی۔ جگہ جگہ جا کر مریضوں کی دیکھ بھال میں بوزنیا کے ڈاکٹر ظفر صاحب نے مثالی کردار ادا کیا۔ یہ بظاہر خاموش اور سادھو منش انسان ہیں لیکن پُرخطر علاقوں میں جا جا کر دکھی انسانیت کی جس طریق سے انہوں نے خدمت کی وہ متاثرہ علاقہ کے لوگوں کو مدتوں یاد رہے گی۔ خاکسار کے چند روزہ قیام کے بعد دو جرمن خواتین جنہوں نے ہومینٹی فرسٹ کی طرف سے خدمات پیش کی تھیں، بھی مظفر آباد پہنچ گئیں، مس کیتھی، جو ایک ماہر نرس ہیں، دوسری خاتون مس سبرینا تھیں۔ مس کیتھی ڈاکٹرز کے ساتھ مل کر مریضوں کی خدمت میں مصروف ہو گئیں جبکہ مس سبرینا خاکسار کے ساتھ عارضی پناہ گاہوں کے کام میں مشغول ہو گئیں۔ دونوں خواتین بہت باہمت اور باحوصلہ تھیں۔ یو.این.او کی امدادی ٹیم میں ان دونوں کی شمولیت کی وجہ سے ہومینٹی فرسٹ کو بہت زیادہ اہمیت ملنے لگ گئی، بہر حال ہومینٹی فرسٹ کے کام کو بہت زیادہ سراہا جانے لگا۔ جرمنی سے تیس ہزار یورو فوری طور پر منگوا کر جستی چادریں خریدی گئیں اور متعلقہ دیہات میں تقسیم کی گئیں۔ اسی طرح انٹرنیشنل ہومینٹی فرسٹ کے چیرمین محترمی یحییٰ صاحب نے بھی بنے بنائے شیلٹر اور جستی چادروں کی ایک بڑی تعداد مہیا کی، جو دیہاتوں میں جا جا کر تقسیم کی گئیں۔ ہر پناہ گاہ کے لیئے ایک ایک ہومینٹی فرسٹ کے نام کی شیلڈ بھی دی گئی تا تنظیم کی یادگار رہے۔

دورانِ قیام بعض ایسے واقعات رونما ہوئے جو ناقابلِ فراموش ہیں اور جن کی یاد اب بھی رونگٹے کھڑے کر دیتی ہے۔ سامنے جاتی ہوئی ویگن کا نیچے گھاٹی میں گر جانا اور چند منٹ تلک بچاؤ بچاؤ کی آوازیں آنا، پھر موت کی سی خاموشی چھا جانا۔ پہاڑی پر چڑھتے ہوئے مٹی کی سلائیڈ کا آنا اور چند گز کے فاصلہ پر دو نوجوانوں کا اس میں دب جانا، پھر ہمیشہ کے لئے گم ہو جانا، یہ مناظر چند ایسے مناظر میں سے ہیں جو ابھی بھی یاد آ جائیں تو نیند اُڑ جاتی ہے۔ ایک دن کئی ہزار فٹ بلندی والے گاؤں سے جب واپسی ہوئی تو ہماری جیپ کی بریکیں فیل ہو گئیں، پہاڑی ڈرائیور کے لئے یہ معمول کی بات تھی۔ میرے ساتھ دونوں جرمن خواتین تھیں وہ کسی طرح نہ مانیں کہ اس جیپ میں سفر کیا جائے۔ ''تُف'' (گاڑی کا پاس کروانا) یاد آ گئی ہو گی۔ ایک دوسری جیپ سے بات کی، جب اُسے مظفر آباد جانے کے لئے کہا تو وہ نہ مانا، تیسری جیپ والے سے بات کی وہ مان گیا۔ تھوڑے سے سفر کے بعد ایک جگہ آئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جیپ جس نے لیجانے سے انکار کیا تھا اُلٹی پڑی ہے اور سواریاں زخموں سے چُور تڑپ رہی ہیں۔ کہتے ہیں ''جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے''۔

اچانک تیز ہوا، آندھی اور بارش نے آن گھیرا، انجانا خوف دامنگیر ہوا، اور پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا، تمام رستے بند ہو گئے اور اب سب انتظار میں کہ کب راستہ کھلے اور ٹریفک بحال ہو، ایک ہفتہ لگ گیا راستے کھلنے میں۔

دورانِ قیام ایک مرتبہ جب بارش کا طوفان آیا تو مظفر آباد کی خیمہ بستیوں میں قیامت کا سا سماں برپا ہو گیا خیموں کے اندر پانی، باہر برف، ہر طرف چیخ پکار سُنائی دینے لگی، اس موقع پر ہومینٹی فرسٹ جرمنی کو محض اللہ کے فضل سے فوری خدمت کی توفیق ملی اور بہت سارے خاندانوں کو جو بھی مدد دی جا سکتی تھی، دی گئی۔ ''یو.این.او'' والے ہمارے کام سے اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے آئندہ کے لئے ہنگامی حالات میں (Crises Management) کام سنبھالنا ہومینٹی فرسٹ جرمنی کے سپرد کر دیا اور ساتھ ہی ہزاروں کی تعداد میں برساتیاں کمبل و سردی سے بچاؤ کا سامان دیا تا اس کو متاثرہ افراد میں تقسیم کر دیا جائے۔ مقامی ڈاکٹر الطاف صاحب جو کہ مظفر آباد یونیورسٹی میں پڑھتے بھی ہیں اور پڑھاتے بھی ہیں، تمام کاموں کو منظم کرنے میں بہت ہی سرگرم رہے اللہ تعالیٰ انھیں جزا دے؛ آمین۔

قیام کے دوران اسکولوں میں یونیفارم، بیگ، اور کُتب تقسیم کرنے کا موقع بھی ملا۔ بیواؤں میں سلائی کی مشینیں تقسیم کی گئیں۔ اخباری کانفرنس، جیو ٹی وی، ZDF جرمن ٹی وی، اور دیگر میڈیا سے خاصا قریبی تعلق رہا، اور تقریباً روزانہ ہی ہومینٹی فرسٹ HF کا ذکر پریس اور دیگر میڈیا میں ہوتا رہا۔

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی دعائیں

''ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم وغم دُور فرماوے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔''

''ٹوپی پہننے کو رواج دیں''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:۔

''ٹوپی سے انسان بہت سی بدیوں سے اس وجہ سے بچتا ہے کہ لوگ آپ سے ان بدیوں کی توقع نہیں کرتے ٹوپی آپ کے مزاج کی تشخیص کر دیتی ہے اور تعین کر دیتی ہے لیکن جہاں تک مسجد میں ٹوپی کا تعلق ہے اس کا ادب سے گہرا تعلق ہے...... قرآن فرماتا ہے اے لوگو! مسجد میں زینت لے کر جایا کرو۔ مسجد کی سب سے بڑی زینت تقویٰ ہے، ادب ہے، حیا ہے اور ٹوپی کا سر سے اُترنا اس زینت کے بالکل برخلاف اور مخالفانہ بات ہے۔ پس ان تقاضوں کو پورا کرنا چاہیئے اور ہماری فطرت میں جو بات داخل ہے اس کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔''

(ارشاد فرمودہ 26 مارچ 1993ء)

جرمنی کا مشہور ومعروف صوبہ بائرن

بائرن جس کو انگریزی میں BAVARIA کہتے ہیں جرمنی کا ایک مشہور معروف صوبہ ہے جو کہ 23 نومبر 1870ء کو مخصوص حقوق کے ساتھ جرمن سلطنت میں شامل ہوا تھا۔ جرمن سلطنت میں کچھ حصہ روس کا، کچھ فرانس اور کچھ بیلجم کا شامل تھا مگر اس سے پہلے بائرن کی ایک آزاد حکومت تھی جس کا دور 1000 سال سے زیادہ پرانا تھا۔ بائرن کی حکومت کا شمار یورپ کی قدیم ترین مملکتوں میں سے ہوتا تھا۔ بائرن کی سرکاری زبان جرمن ہے مگر بائرن کے باسیوں کی ایک اپنی زبان ہے جس کو بائرش کہتے ہیں اور یہی زبان عام بولی جاتی ہے۔ ان کی تہذیب یورپ کے مکینوں سے الگ تھلگ ہے۔ بائرن کا ابتدائی دور 500 سال بعد از مسیح بتایا جاتا ہے۔ ایک وسیع قیاس کے مطابق بائرن کی نسل مختلف نوآبادیورپی قبیلوں اور پیچھے رہ جانے والے رومیوں اور نقل مکانی کرنے والے گرمانن Germanen کا مجموعہ ہے۔

چھٹی صدی بائرش نسل میں ایک نوابی ریاست کے طور پر نمودار ہوئی۔ ساتویں صدی میں بائرن میں گرجا کو باقاعدہ طور پر منظم کیا گیا اور وسیع اختیارات دیئے گئے۔ 1158ء میں Herzog Heinrich Der Lowe نے Isar دریا کے کنارے ایک نئی آبادی کی بنیاد رکھی جو آج میونخ کے نام سے مشہور ہے۔

13ویں صدی میں Regensburg شہر، بائرن کا دارالخلافہ بنا۔ یہ بائرن کا ایک مشہور شہر ہے۔ بیسویں صدی تک بائرن کا دارومدار زراعت پر تھا۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد 1918ء کو بائرن کو آزاد بائرن قرار دے دیا گیا۔ بائرن کے لوگ انتہائی قوم پرست ہیں۔ ان کی پرانی تہذیب تمدن ثقافت کی وجہ سے ان کے مردوں کا لباس چمڑے کی آدھی پتلون، جو گھٹنوں تک ہوتی ہے اور چمڑے کی مخصوص جیکٹ اور چمڑے کے ہیٹ ہیں۔ اس چمڑے کی بڑی بڑی ٹوپیوں، ہیٹ پر جانوروں کے پر لگے ہوتے ہیں۔ بائرن کی ثقافت کے بارے میں یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ بائرن کے سیاسی رہنماؤں کا باقی جرمنی کے سیاسی لیڈروں سے نظریاتی جنگ عام معمول ہے۔

Vol. 11 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 6
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

خبریں

(مُرتّب، مرزا عبدالحق)

زمینی تیل کا متبادل

تیل کے عالمی بحران کا احساس اتنا شدید ہو چلا ہے کہ اس نے جدید ٹیکنالوجی کو چیلنج دیتے ہوئے چوراہے پر لا کھڑا کیا ہے۔ کاروبار زندگی کو معمول پر رکھنے کے لیے ہائیڈروجن ایندھن کے متبادل مواد کی تلاش کی جائے جسے صنعتی طور پر استعمال میں لایا جاسکے ورنہ کسی حادثاتی بحران کے نتیجہ میں پوری زندگی، گھر دفتر اور کارخانہ جات یخ بستہ ہوکر ہلاکت کے منہ میں جاپڑے گی۔ سر عام گلی کوچوں کے نعرے یہ ہیں Think outside of the barrel یعنی زمینی تیل کے علاوہ کچھ تلاش کرو۔ تیل کے ہزاروں میل لمبے پائپ لائن کو خشک ہونے میں شاید ابھی ایک دو دہائی لگ جائے۔ مگر خیریت اسی میں ہے کہ نہ ٹلنے والی آفت کی پیش بندی کی جائے۔ Bio Refinery کی پہلی کانفرنس واشنگٹن میں 300 انرجی ماہرین کی موجودگی میں ہمبرگ کے T.Blades نے دوران کاروائی توانائی کے سربراہ P.Gaboski کو Bio Fuel کی صاف شفاف بوتل پکڑواتے ہوئے مزاحاً کہا ''یہ لو پانی''، مگر دوسرے لمحے وہ پانی، ڈیزل انجن کار کو چلانے میں متبادل تیل انرجی کے طور پر استعمال ہوا۔

SUN FUEL

ہمبرگ جرمنی میں (CHOREN) شورن انڈسٹریز کے FREIBURG پلانٹ میں تیار کردہ نیا ڈیزل جو SUN FUEL کہلاتا ہے پودوں کے کوڑا سے تیار کیا گیا ہے جہاں پر T. Blades چیف ایگزیکٹو ہے اس پلانٹ کو وسعت دی جارہی ہے۔ پٹرول کی قیمتیں جو آسمان سے باتیں کر رہی ہیں جیسا کہ امریکہ میں 2.75 ڈالر فی گیلن رہی ہے جو امریکی ذخیرہ تیل کی انتظامیہ کے لیے تشویش کا باعث ہیں لہٰذا ان کے لیے اب سبز ایندھن ایک دلچسپ موضوع ہے۔ فصلوں اور درختوں کے کوڑے سے حاصل کردہ سیال ایندھن میں Ethanol اور Bio Diesel دونوں موجود ہیں جو کہ پیٹرول کی متبادل ٹیکنالوجی ہے البتہ اس کے لیے موٹر انجن کی ساخت میں ایک چھوٹی سی تبدیلی کی ضرورت ہوگی۔ جرمنی کی موٹر ساز کمپنی Daimler Chrysier اور Volkswagen کے یہ زیر استعمال ہے۔ خیال ہے کہ یہ کار باڈی کے بچاؤ کے لئے بھی مفید ثابت ہوگا۔

مکئی اور گنے سے سبز ایندھن

امریکہ میں مکئی اور برازیل میں گنا، ایتھنول اور BIO ایندھن کے لیے بکثرت کاشت کیا جاتا ہے۔ میعاری پٹرول انجن گاڑیاں 15% ایتھنول مکس والے تیل (پٹرول) سے چل سکتی ہیں اور دوسری قسم کی FLEXIBLE-FUEL گاڑیاں 85% ایتھنول مکس کیئے ہوئے پٹرول کو استعمال کرسکتی ہیں

سبز ایندھن GREEN FUEL کے استعمال سے پٹرول کی نسبت فضائی آلودگی میں کمی آئیگی مگر مکئی کے BIO-FUEL پر اخراجات زیادہ ہوں گے نیز اسکی کھاد سے آلودگی اور زمینی کٹاؤ میں اضافہ کا خدشہ ہے پودوں کے کوڑا کرکٹ WASTE PLANT کی بجائے مکئی سے ایتھنول حاصل کرنے میں زرعی اعداد و شمار کے حوالہ سے بعض ضمنی مسائل کا سامنا ہوگا مثلاً مکئی کا بھوسہ، گھاس اور پودے کے ٹکڑے وغیرہ جسے CELLULOSIC BIO-MASS کہتے ہیں جس کا تخمینہ ایک بلین ٹن کا ہے۔ BIO-FUEL کے حصول میں چندایک مشکلات بھی ہیں اسے ابھی تک صنعتی سطح پر تیار نہیں کیا جاسکتا جس پر ابتداء میں کمپنی کو کثیر اخراجات کا متحمل ہونا پڑے گا تاہم اس تحقیق کے حامیوں کو یقین ہے کہ دونوں قسم کے مواد CELLULOCUS اور WASTE-PLANT عالمی توانائی کے حصول میں نمایاں کردار ادا کریں گے۔

سیال ایندھن

COLLULOCUS ایتھنول بنانے کے لیے (پودے کے کوڑے) پر پہلے بائیوکیمیکل مشینی عمل کرنے ہوتا ہے پھر شوگر کو ایتھنول بنانا ہے بالآخر محلول کو تقطیر DISTILL کرنا ہے یہ طرزعمل اگرچہ مہنگا ہے اور انرجی طلب بھی مگر صنعتی پیداوار سے ملکی ضرورت کا 30% پورا کیا جاسکتا ہے۔ ابتدائی دور میں پانچ سال قبل ایتھنول کی قیمت $ 5.4 فی گیلن تھی اور اب صرف 20 سنٹ ہے

برازیل میں گنے سے الکحل

برازیل میں 70 سے 80 کی دہائی میں تیل کے بحران کے دوران میں ماہرین نے محنت شاقہ کے بعد گنے سے الکحل حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کرلی جو 1975 سے ملکی سطح پر وسیع پیمانے پر ٹرانسپورٹ کے لیے استعمال ہوتا ہے ایسے ہی دیگر ممالک انڈیا وغیرہ میں بھی۔ برازیل میں تیار ہونے والی 80% گاڑیوں میں FLEX FUEL انجن لگائے جاتے ہیں۔ ایسے طریقہ کار کی مقبولیت کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ ایسی کاروں کی فروخت 2003 میں صرف 20% تھی اور اب اڑھائی سال بعد 70% ہوگی ہے ایک کار تقریباً 2.500 لیٹر الکحل سالانہ کھاتی ہے۔ برازیل میں اس وقت الکحل انجن کار ایک ملین کی تعداد میں سڑکوں پر رواں دواں ہیں، جلد ہی ایک ملین کاروں کا مزید اضافہ ہو جائیگا۔ الکحل انجن کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ ماحولیاتی آلودگی کا ہرگز کوئی خطرہ نہیں جیسا کہ پاکستان ایسے ترقی پذیر ممالک میں سیسہ LEAD ملے گیسولین تیل کے باعث عوام کی صحت پر مضر اثرات ظاہر ہورہے ہیں۔ برازیل تو اب BIO -FUEL کو متعدد ملکوں مثلاً انڈیا، سویڈن، جزائر کو برآمد کر کے زرّمبادلہ کماتا ہے۔

سیلابوں کی آفت

ایک سروے کے مطابق دنیا میں سیلابوں کی زیادتی کا باعث جنگلات کا صفایا ہے۔ چین میں نوے کی دہائی میں صنعتی تعمیرات اور آبادی کی بحالی کے لیے ہزارہا ایکڑ جنگلات کا صفایا ہوا جس کے باعث 1998 میں سیلابی پانی کے بہاؤ کو کنٹرول کرنا انسان کے بس میں نہیں رہا۔ اُس وقت مون سون کی بارشوں وسیلابی ریلے کی زد میں 12 کروڑ چینی باشندے بے گھر ہوئے۔ 2004ء میں سونامی طوفان کی خطرناک تباہی میں اضافہ کا ایک باعث انسانی دست بُرد بھی ہے۔ ساحل پر موجود تیمر کے جنگلات کا صفایا کر کے جھینگوں کی افزائش کے لیے بے شمار تالاب قائم کرنے سے ساحل غیر محفوظ ہوگئے ہیں۔

ریڈیائی لہروں کی یلغار

یورپ میں ٹیلی ویژن پر رنگ برنگی تصاویر اور تازہ بتازہ خبروں سے آگاہی کے باعث نشریات بڑھنے لگیں تو 1952 میں ٹیلی ویژن کی نشریات کے لیے پہلی بار معیار وسعت متعین ہوئے۔ ترقی یافتہ مغربی ممالک کے علاوہ اب ترقی پزیر ممالک میں بھی ٹیلی ویژن ہر گھر کی ضرورت بن گیا ہے، اس کی مقبولیت سے اشتہار بازی کی دوڑ میں نت نئے انوکھے ماڈل دکھائی دینے لگے ہیں سیٹلائٹ سسٹم لہروں کی سہولت سے ہزاروں سرکاری اور نجی نیٹ ورک دن رات مسلسل استفادہ کر رہے ہیں۔ اس طرح ایکس ریز اور لیزر بیم کی بہتات نیز وائلٹ ریز، حیات انسانی کے لیے خطرناک ثابت ہو رہی ہیں۔

شمشی داغ، شمسی رَو کا منبع

سورج کے داغ دراصل وہ لہریں ہیں جو سورج سے اٹھنے والی گرم گیس کے بہت بڑے شعلوں سے نکل رہی ہیں۔ بعض اوقات یہ لہریں سورج کی سطح سے 5 لاکھ میل جو سورج کا نصف قطر ہے، سے بھی زیادہ فاصلہ تک چلتی ہیں۔ شگاگو یونیورسٹی کی رصدگاہ YERKS میں گذشتہ 28 سال میں دس ہزار تصاویر کے مطالعہ وتحقیق کے نتیجہ کی تفاصیل پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر P.kEENAN نے اسٹرانومی سوسائٹی کے بھرپور اجلاس میں انکشاف کیا کہ جب ہم نے ان نشان زدہ مقامات کا سورج کے داغ والے حصہ سے حرکات کے اوقات کا مقابلہ کیا تو حقائق اور شواہد کلیتہً ہماری تصدیق کرر ہے ہیں۔

شمسی توانائی، جن کوزے میں

توانائی کے ماہر انجینیر سال ہا سال سے اس جستجو میں ٹکریں مار رہے تھے کہ شمشی توانائی کو کسی طرح پلاسٹک سیل CELL میں محفوظ کر کے اس سے معمولات زندگی میں فائدہ اٹھایا جاسکے مگر یہ مختصر حجم، کم وزن اور دیرپا ذخیرہ توانائی کا ضامن ہو۔ اب تک بنائے گئے CELL کی قوت سورج کی روشنی میں آتے ہی جلد ماند پڑ جاتی ہے چنانچہ صنعتی پیداوار میں کسی قسم کی پیش رفت نہ ہوسکنے کے باعث معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا۔ محققین حال ہی میں طویل محنت شاقہ کے بعد NANO CRYSTALS (پلاسٹک کی باریک تہہ) سے سیل بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جو سابقہ خامیوں سے پاک ہے تو طوالت عمر میں قابل اعتماد بھی۔ محققین نے سیل کے لیے SEMICONDUCTING پلاسٹک کی تیاری کیطرف خاص توجہ دی کیوں کہ سلیکون کی نسبت پلاسٹک صنعتی لحاظ سے سستا ہے اور لچکدار بھی علاوہ ازیں پلاسٹک بناتے ہوئے اس کی مختلف سطحوں پر چھپائی بھی کاغذ کے مقابلہ میں زیادہ دیرپا اور آسان ہے۔ سیل کی تیاری میں ریسرچ ٹیم کے لیے نامیاتی دوتہیں مثبت اور منفی جنکا درمیانی فاصلہ صرف 200 NANOMETERS تھا نہایت کارآمد ثابت ہوئیں۔ (سائنس نیوز اکتوبر 2006)

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچالیا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اس نے بھیجا ہے تاکہ میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کردوں اور مجھے اس نے حق کے طالبوں کو تسلی پانے کے لئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں

(مسیح ہندوستان میں، صفحہ 13)